S_2006_10_408_412)

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP. 10 ایس سی آر

# ایچ سی جی اسٹاک اینڈ شیئر بروکرز لمیٹڈ

بنام

# گگر سریش

**8دسمبر 2006**

(جی پی ماتھر اور اے۔کے۔ماتھر، جسٹسز)

حد معیاد-ثالثی کی کاروائی-اعتراض جو دعوے کی مدت پر پابندی عائد کرتا ہے-برقرار رکھنے کی اہلیت: ضمنی قوانین کے مطابق جس تاریخ پر تنازعہ پیدا ہوا تھا اس سے چھ ماہ کے اندر اس دعوے کو ثالثی میں پیش کیا جانا تھا-تنازعہ بہت پہلے پیدا ہوا تھا اور شکایت درج کرنے کی آخری تاریخ سے دو سال بعد شکایت دائر کی گئی تھی-اس طرح، شکایت مایوس کن وقت پر روک دیا گیا تھا-نیچے کی عدالتوں کا حکم برقرار رکھا گیا تھا-نیشنل اسٹاک ایکسچینج آف انڈیا لمیٹڈ کے ذیلی قوانین۔

درخواست گزار مدعاعلیہ کی طرف سے لین دین کرتا تھا۔تجارت اور لین دین کے لئے مدعاعلیہ سے درخواست گزار کو کچھ رقم واجب الادا ہوگئی۔درخواست گزار نے ثالثی ٹریبونل کے سامنے دعویٰ کیا۔مدعاعلیہ نے اعتراض اٹھایا کہ نیشنل اسٹاک ایکسچینج آف انڈیا لمیٹڈ کے ذیلی قوانین کے مطابق اس دعوے کو محدود کر دیا گیا ہے۔درخواست گزار نے دلیل دی کہ کاروائی کی وجہ اس وقت پیدا ہوئی جب اس نے 21.03.2003 کو اقتصادی جرائم ونگ میں شکایت درج کرائی۔ثالثی ٹریبونل نے مدعاعلیہ کے اعتراض کو برقرار رکھا اور اپیل کنندہ کے دعوے کو مسترد کر دیا۔ عدالت عالیہ کے واحد جج اور ڈویژن بنچ دونوں نے ثالثی ٹریبونل کے حکم کو برقرار رکھا۔لہٰذا موجودہ اپیل۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے کہا۔

نیشنل اسٹاک ایکسچینج آف انڈیا لمیٹڈ کے ذیلی قوانین کے مطابق، اس میں ذکر کردہ تمام دعوے، اختلافات یا تنازعات کو اس تاریخ سے چھ ماہ کے اندر ثالثی میں پیش کیا جانا تھا جس تاریخ پر تنازعہ پیدا ہوا تھا۔ فوری معاملے میں، جس تاریخ کو تنازعہ پیدا ہوا ہے اس سے وقت چلنا شروع ہو گیا ہے۔ آخری تاریخ جس پر اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کی طرف سے لین دین کیا تھا وہ 1.7.1999 تھی۔ 8.2.2001 کے خط کی بنیاد پر، اپیل گزار نے مدعا علیہ سے 16.2.2001 کو یا اس سے پہلے بقایا جات ادا کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد ایک اور خط کے ذریعے اپیل کنندہ نے مدعا علیہ سے 19.3.2001 سے پہلے بقایا جات ادا کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس مراسلے کا حوالہ دینے سے کوئی شک نہیں رہ جاتا ہے کہ تنازعہ پہلے ہی 8.02.2001 کو پیدا ہو چکا ہے اور تنازعہ کو حل کرنے کی آخری تاریخ 19.3.2001 تھی۔ لہٰذا، اگر آخری کٹ آف کی تاریخ 19.3.2001 بھی لی جائے تو بھی شکایت درج کرنے کی آخری تاریخ ستمبر، 2001 ہوگی۔ دراصل یہ شکایت ستمبر 2003 میں درج کی گئی تھی۔ لہٰذا، شکایت کو وقت کے ساتھ روک دیا گیا۔ لہٰذا واحد جج اور عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کی جانب سے برقرار رکھے گئے ثالثی ٹریبونل کے نقطہ نظر میں کوئی مداخلت نہیں کی ضرورت ہے۔

(411-اے-سی؛ 411-ای-ایچ؛ 412-اے)

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5669 آف 2006۔

ثالثی درخواست نمبر 112 / 2004 میں اپیل نمبر 738 / 2004 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 2004.12.2 کے حتمی فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے پی ایچ پاریکھ، سنیل گوئل اور دیکشا رائے (میسرز پی ایچ پاریکھ اینڈ کمپنی کے لیے)۔

مدعا علیہ کی طرف سے ڈی ڈی پی سنگھ اور سنجے جین۔

عدالت کا فیصلہ کس نے سنایا

جسٹس اے کے ماتھر اجازت دے دی گئی۔

ان دونوں اپیلوں میں قانون کا ایک جیسا سوال شامل ہے لہذا، وہ اس مشترکہ حکم کے ذریعہ نمٹائے جاتے ہیں۔ ان دونوں اپیلوں کو آسانی سے نمٹانے کے لئے 2005 کے ایس ایل پی (سی) نمبر 6963 سے متعلق سول اپیل میں دیئے گئے حقائق پر غور کیا جاتا ہے۔

یہ اپیل بمبئی عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ کی جانب سے 2004 کی اپیل نمبر 738 میں 2.12.2004 کو دیے گئے حکم کے خلاف ہے جس میں عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے فاضل سنگل جج کے حکم کی توثیق کی تھی۔ سنگل جج نے ثالثی ٹریبونل کے اس حکم کی توثیق کی ہے جس کے تحت ثالثی ٹریبونل نے مدعا علیہ کے اعتراض کو برقرار رکھا ہے کہ اپیل کنندہ کے ذریعہ اٹھائے گئے دعوے کو نیشنل اسٹاک ایکسچینج آف انڈیا لمیٹڈ کے ذیلی قوانین کے مطابق محدود کیا گیا ہے۔

میسرز ایچ سی جی اسٹاک اینڈ شیئر بروکرز لمیٹڈ (اس کے بعد اسے "اپیل کنندہ" کہا جاتا ہے) نے ثالثی ٹریبونل کے سامنے ایک دعویٰ کیا تھا اور موجودہ مدعا علیہ نے حد بندی کی بنیاد پر اس کا مقابلہ کیا تھا۔ ثالثی ٹریبونل نے حد بندی پر ابتدائی معاملہ تیار کیا اور کہا کہ دعوے کو وقت کے مطابق روک دیا گیا تھا اور اسی کے مطابق اپیل کنندہ کے دعوے کو مسترد کر دیا گیا تھا۔ اس حکم سے ناراض ہو کر اپیل کنندہ نے بمبئی عدالت عالیہ کے سنگل جج کے سامنے ثالثی کی درخواست دائر کی۔ فاضل سنگل جج نے ثالثی ٹریبونل کے حکم کو برقرار رکھا۔ فاضل سنگل جج کی جانب سے 26 دسمبر 2004 کو جاری کیے گئے اس حکم سے ناراض اپیل کنندہ نے ڈویژن بنچ کے سامنے اپیل کو ترجیح دی اور ڈویژن بنچ نے اپیل مسترد کرتے ہوئے فاضل سنگل جج کے حکم کی توثیق کی۔

باقاعدگی سے کام کرتے ہوئے اپیل کنندہ نے اپنے اکاؤنٹس کی کتابوں میں مدعا علیہ کا حساب رکھا اور وقتاً فوقتاً اپیل کنندہ نے مذکورہ اکاؤنٹ کے اقتباسات مدعا علیہ کو ارسال کیے، جو مدعا علیہ نے وصول، برقرار اور قبول کیے اور کسی بھی موقع پر مدعا علیہ نے اکاؤنٹ نکالنے کے بارے میں کوئی تنازعہ نہیں اٹھایا۔ مدعا علیہ

کے مذکورہ اکاؤنٹ کے دامن میں اپیل کنندہ کی جانب سے 49,79,388.17 پیسے کی رقم واجب الادا تھی اور 31.12.1999 کو مدعاعلیہ کی جانب سے درخواست گزار کو ادا کی گئی تھی۔ درخواست گزار نے مدعاعلیہ کو اکاؤنٹ کے بیان کی کاپی کے ساتھ تصدیقی خط بھی بھیجا اور مدعاعلیہ نے کبھی کوئی سوال نہیں اٹھایا اور نہ ہی مدعا علیہ نے کوئی اعتراض اٹھایا اور اس کے برعکس مدعاعلیہ اپنے اکاؤنٹس میں بقایاجات ادا کرنے کا وعدہ کرتا رہا۔ مدعاعلیہ نے مالی مشکلات کی وجہ سے ادائیگی کرنے کے لئے کچھ وقت مانگا۔ تاہم، کچھ وقت بعد اپیل کنندہ کو شک ہوا اور اس نے 21.3.2003 کو اقتصادی جرائم ونگ میں مدعاعلیہ کے خلاف شکایت درج کرائی۔ درخواست گزار نے کہا کہ کارروائی کی وجہ اس وقت پیدا ہوئی جب اس نے 2003.3.21 کو اقتصادی جرائم ونگ میں مدعاعلیہ کے خلاف شکایت درج کرائی اور اس لئے، دعوی وقت کے اندر تھا اور اس پر پابندی نہیں ہے۔ مدعاعلیہ نے اپنا جواب داخل کیا اور اعتراض اٹھایا کہ دعوے کو وقت کے مطابق روک دیا گیا ہے۔ مدعاعلیہ کی جانب سے اٹھائے گئے دیگر اعتراضات کے علاوہ مدعاعلیہ نے حدود کی عرضی بھی اٹھائی اور کہا کہ نیشنل سٹاک ایکسچینج آف انڈیا لمیٹڈ کی جانب سے ثالثی کے پینل سے تنازعہ کے حل سے پیدا ہونے والی کسی بھی شکایت کو درج کرانے کے لئے مقررہ وقت تنازعہ کی تاریخ سے چھ ماہ ہے۔ موجودہ تنازعہ میں جس تاریخ کو تنازعہ کھڑا ہوا ہے اس سے وقت گزرنا شروع ہو گیا ہے۔ آخری تاریخ جس پر درخواست گزار نے مدعا علیہ کی طرف سے لین دین کیا ہے وہ 1999.7.1 تھی۔ مدعاعلیہ نے کہا کہ ثالثی کی کارروائی کو ختم کیا جانا چاہئے کیونکہ بادی النظر میں تنازعہ قائم نہیں ہوا ہے کیونکہ وقت کے ساتھ اس پر مایوسی کا اظہار کیا گیا ہے۔ نیشنل اسٹاک ایکسچینج آف انڈیا لمیٹڈ کے ذیلی قوانین اس طرح کی شکایت درج کرنے کے لئے چھ ماہ کی مدت فراہم کرتے ہیں اور ضمنی قوانین کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:

"...مذکورہ بالا ذیلی قوانین (ایل)، (1 اے)، (1 بی) اور (آئی ڈی) میں مذکور تمام دعوے، اختلافات یا تنازعات اس تاریخ سے چھ ماہ کے اندر ثالثی میں پیش کیے جائیں گے جس تاریخ پر دعویٰ، اختلاف یا تنازعہ پیدا ہوا تھا یا اسے پیدا ہونے والا سمجھا جائے گا۔ مصالحتی کارروائی میں اگر کوئی وقت لگتا ہے تو ایکٹ کی دفعات کے مطابق شروع اور انجام دیا جاتا ہے اور متعلقہ اتھارٹی کی جانب سے دعوے، اختلافات یا تنازعات کو انتظامی طور پر حل کرنے میں لگنے والے وقت کو چھ ماہ کی مدت کا تعین کرنے کے مقصد سے خارج کر دیا جائے گا۔

درخواست گزار کے مطابق، کارروائی کی وجہ 2003.3.21 کو یا اس کے آس پاس پیدا ہوئی ہے۔کیا واقعی کارروائی کی وجہ 2003.3.21 کو اپیل کنندہ کے سامنے آئی ہے یا اس سے پہلے، یہ فیصلہ کیا جانا ہے۔2001.2.8 کے خط کی بنیاد پر، اپیل گزار نے مدعاعلیہ سے 2001.2.16 کو یا اس سے پہلے بقایا جات ادا کرنے کا مطالبہ کیا۔ یہ 2001.2.8 کے خط کے مندرجات سے کہیں زیادہ واضح ہے جس میں اس کا واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے:

انہوں نے کہا! مذکورہ بقایاجات پچھلے ایک مہینے سے زیر التوا ہیں اور آپ کو وقتاً فوقتاً ہمارے عہدیداروں کی طرف سے پہلے ہی مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ جلد از جلد بقایاجات کی ادائیگی کریں۔ہم ایک بار پھر آپ کو 15 فروری 2001 کو یا اس سے پہلے اکاؤنٹ اسٹیٹمنٹ آف اکاؤنٹ کے مطابق واجب الادا ڈیبٹ بیلنس کو ادا کرنے کا موقع دیتے ہیں (ایک بار پھر آپ کے تیار ریفرنس کی تاریخ کے مطابق واجبات کے ساتھ اکاؤنٹ کا بیان پیش کریں)۔

اس کا مطلب ہے کہ 2001.2.8 کو اپیل گزار نے پہلے ہی نوٹس دیا ہے کہ 49,79,388.17 روپے کی بقایا رقم تجارت اور لین دین کی مد میں واجب الادا تھی لیکن اس کی ادائیگی نہیں کی گئی ہے اور اسے 2001.2.15 تک ادا کیا جانا چاہئے۔اس کے بعد 2001.2.24 کے ایک اور خط کے ذریعہ اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ سے 2001.3.19 سے پہلے بقایاجات کی ادائیگی کرنے کا مطالبہ کیا جس میں ناکامی پر اپیل کنندہ مارکیٹ میں کولیٹرل سیکورٹی کے طور پر رکھے گئے حصص کو فروخت کرنے کے لئے آگے بڑھے گا اور اس سے حاصل ہونے والی رقم کو بغیر کسی اطلاع کے بقایاجات میں ایڈجسٹ کر دیا جائے گا۔اس مراسلے کے حوالہ سے کوئی شک نہیں ہے کہ تنازعہ پہلے ہی 2001.2.8 کو پیدا ہو چکا ہے اور تنازعہ کو حل کرنے کی آخری تاریخ 2001.3.19 تھی۔لہٰذا، اگر ہم آخری کٹ آف کی تاریخ 2001.3.19 بھی لے لیں تو بھی شکایت درج کرنے کی آخری تاریخ ستمبر 2001 ہوگی۔دراصل یہ شکایت ستمبر 2003 کے مہینے میں درج کی گئی تھی۔لہٰذا، شکایت کو وقت کے ساتھ روک دیا گیا۔

تسلیم شدہ حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے ثالثی ٹربیونل نے جو رائے اختیار کی ہے جس کی تصدیق فاضل واحد جج نے کی ہے اور بامبے عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے اس کی مزید توثیق کی ہے، اس میں اس عدالت کی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اسی طرح 2005 کے ایس ایل پی (سی) نمبر 7040 سے پیدا ہونے والی سول اپیل بھی مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

این جے۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔



Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document